



سوال

(42) اگر امام مولانا عبد الوہاب صاحب دہلی کے مستنبط مسائل پر عمل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر امام مولانا عبد الوہاب صاحب دہلی کے مستنبط مسائل پر عمل کرنا ضروری ہے۔ تو آئمہ اربعہ کے مسائل استنباط شدہ پر عمل کرنا فقہ حنفی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی۔ وغیرہ کے ناموں سے مروج ہیں ان پر عمل کرنا کیوں ضروری نہیں ہے۔ سو اس کا کیا جواب ہے براہ کرم جواب مدلل ہونا چاہیے قرآن و حدیث اور صحیح معتبر کتابوں سے مع حوالہ صفحہ کے ساتھ۔؟

نوٹ۔

مذکورہ بالا کے جواب دو ہفتوں میں دینے چاہیے کیوں کہ مولانا حنفی صاحب نے فرمایا کہ اگر اس مدت میں جواب نہ دیا گیا تو دال میں کالا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہم مولانا عبد الوہاب مرحوم کے کردہ مسائل کو ملتے ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے قرآن و حدیث سے مسائل پیش کیے ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں بتائے۔ آئمہ کے زمانے میں قرآن و حدیث ایک جگہ جمع نہ تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے قیاس سے بھی فتوے دیے اس بنا پر ان کے وہ مسائل جو قرآن و حدیث کے خلاف ہوتے ہیں۔ ہم اہل حدیث رد کر دیتے ہیں۔ کیونکہ قرآن و حدیث کے خلاف کسی بندے کی کوئی بات نہیں مانتی چاہیے۔ بلکہ فرمان نبوی ﷺ اگر موسیٰ بھی (بغرض محال) زندہ ہو کر آجائیں۔ تو قرآن و حدیث کے مقابلہ میں موسیٰ کی بات چھوڑ کر حدیث رسول ﷺ ہی کی اتباع کریں گے۔ تو نجات ہے ورنہ نہیں فقط (فتاویٰ ستاریہ عبد القہار جلد 4 صفحہ 104)

حذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 148

محدث فتویٰ